لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (پ ۲۱ - روم ع ۵)

"صرف اس لیے کہ اللہ ان کو ان کے بعض کرتوتوں کا مزہ چکھائے تاکہ وہ باز آجائیں۔"

بہتر یہی ہے کہ، حیوانی سیاست کی رتھ کو لے کر جو جانور دوڑ رہے ہیں اور جو لیڈر اس پر سوار ہو کر سماجی جھولا جھول رہے ہیں، ہوش میں آجائیں، اور اس امر کو سمجھنے کی کوشش کریں کہ ملک کی نگہبانی کے معنی کیا ہیں اور ملت اسلامیہ اور قوم کی امامت کسے کہتے ہیں؟ ورنہ اندیشہ ہے کہ اس سیاسی رتھ کا بھی کہیں وہی حشر نہ ہو جو حشر اس گاڑی کا ہو سکتا ہے جس کا ڈرائیور لیڈر ہو۔

فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ!

ہم خود ہی تماشا بن بیٹھے اوروں کا تماشا کیا دیکھیں

جو چہرۂ انور دیکھ چکے وہ چاند کا مکھڑا کیا دیکھیں
معراجِ نبی ہے نظروں میں ہم اَوجِ ثریا کیا دیکھیں

ہر شے پہ اسی کا غلبہ ہے ہر شے میں اسی کا جلوہ ہے
ہم طُور کی چوٹی پر جا کر اے حضرتِ موسیٰ کیا دیکھیں

بیمارِ محبت کو یونہی محبوب کے در پر جانے دو
اب نزع کا عالم طاری ہے اعجازِ مسیحا کیا دیکھیں

منزل کے تجسس میں یا ہم پر جو بیتے گی ہم سہہ لیں گے
جب راہِ وفا میں چل نکلے پھر صحرا و دریا کیا دیکھیں

تکمیلِ تمنا کی خاطر ہم دل کا سکون تک کھو بیٹھے
آغازِ تمنا دیکھ لیا انجامِ تمنا کیا دیکھیں

کردار و عمل کی دنیا میں کردار و عمل کی پرسش ہے
زیبائشِ سیرت ہو نہ اگر ہم صورتِ زیبا کیا دیکھیں

سب اپنے پرائے چھوٹ گئے اور سارے رشتے ٹوٹ گئے
جو دیکھ نہ سکتے تھے دیکھا اب اس کے سوا کیا دیکھیں

یہ دولتِ دنیا دم بھر میں ڈھل جاتی ہے سب کلفت میں
اے دنیا والو تم ہی کہو ہم دولتِ دنیا کیا دیکھیں

ہم آپ ہی اپنی حالت پر انگشت بدنداں رہتے ہیں
ہم خود ہی تماشا بن بیٹھے اوروں کا تماشا کیا دیکھیں

ہم غرق ہوئے ہیں آہوں میں ہے منظرِ قبر نگاہوں میں
ہم رونقِ دنیا دیکھ چکے ہم رونقِ دنیا کیا دیکھیں

بر دوشِ ہوا ہے اے عاجزؔ یہ کشتیٔ عمرِ رواں اپنی
ہم اشکوں کا طوفاں دیکھ چکے طغیانیٔ دریا کیا دیکھیں

عبدالرحمٰن عاجزؔ